Regd. # SC-1177

الذخيرة الكثيرة
في رجاء المغفرة للكبيرة

للعلامة الشيخ
علي سلطان محمد القاري
(المعروف بـ ملا علی قاری)
(ت ۱۰۱۴ هجری)

ذخیرۂ کثیرہ
حاجیوں کی توبہ، نویدِ مغفرتِ کبیرہ

مترجم
حضرت علامہ مولانا مختار اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

تخریج وتحشیہ
حکیم مولانا بلال رضا معروف قادری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

یا اللہ جل جلالہ
یا رسول اللہ ﷺ
محافل عاشورہ کا گلدستہ
ان شاء اللہ تعالیٰ
خصوصی نشست
خوشگوار زندگی
9 محرم صبح 7:00 تا 8:30 بجے
ترجمہ و تفسیرِ قرآن اجتماعی دعا
اللہ کے مبارک ناموں کا ورد
خصوصی محفل
ختمِ قادریہ شریف و ختم درود تاج
9 محرم بعد نماز عصر تا مغرب
10 محرم 2:00 بجے شب
شب بیداری
ختم قادریہ، ذکر الٰہی، محفل نعت و خصوصی دعا بعدہٗ سحری کا اہتمام
نوٹ: نمازِ فجر اول وقت پر ادا کی جائے گی
نوافل عاشورہ
10 محرم
صبح 10:00 بجے
مختصر ختم یٰسین شریف
بعد نمازِ ظہر فوراً
محفل ذکر و نعت مناجات و دعا
10 محرم
بعد نماز عصر تا مغرب
10 محرم
محفل قصیدہ بردہ شریف
بعد نماز عشاء فوراً
بمقام
نور مسجد
کاغذی بازار میٹھادر کراچی
براہِ راست سننے کے لئے ہماری ویب سائٹ
www.ishaateislam.net
منجانب: جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

الذّخيرةُ الكثِيرةُ فِی رجاءِ المغفِرةِ لِلكبِيرةِ

ذخیرہ کثیرہ

حاجیوں کی توبہ، نوید مغفرتِ کبیرہ

تالیف

الشیخ علی سلطان محمد القاری

مترجم

مولانا محمد مختار اشرفی مدظلہ

(ناظم تعلیمات، جامعۃ النور)

تحشیّہ و تخریج

حکیم بلال رضا معروف قادری مدظلہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : الذّخیرۃُ الکثیرۃُ فِی رَجاءِ المَغفِرۃِ لِلکَبِیرۃِ

تالیف : الشیخ علی سلطان محمد القاری

مترجم : مولانا محمد مختار اشرفی مدظلہ

تحشیہ وتخریج : حکیم بلال رضا معروف قادری مدظلہ

سن اشاعت : ذوالحجہ۱۴۳۲ھ/نومبر۲۰۱۱ء

تعدادِ اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

نوٹ

تمام قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سن 2011ء کی ممبر شپ دسمبر 2011ء میں ختم ہو جائے گی، سن 2012ء کی ممبر شپ کے لئے ماہِ اکتوبر کی کتاب میں فارم شائع کیا جا چکا ہے، اب دوبارہ اس ماہ کی کتاب میں آپ کی یاددہانی کے لئے فارم شائع کیا جا رہا ہے لہٰذا براہِ مہربانی جلد از جلد صاف ستھری لکھائی میں منی آرڈر اور فارم پُر کر کے ارسال فرمائیں، بصورتِ دیگر دسمبر کے بعد موصول ہونے والے فارم کو ممبر شپ کے حصول میں دشواری پیش آسکتی ہے۔

پیش لفظ

حامدًا لولیّه و مصلّیاً و مسلّمًا علی حبیبه و علی اله و أصحابه أجمعین

أَ یَا نَفسُ تُوبِیُ قَبلَ أَنُ یَنکَشِفَ الغُطَا

وَ اُدعٰی اِلٰی یَوِمِ النُّشُورِ وَ اجزَعُ

اے نفس! توبہ کرلے قبل اس کے کہ راز فاش ہوجائے اور محشر کے دن بلا کر گھبراہٹ میں ڈال دیا جائے۔

قلبِ مؤمن کیفیت خوف ورجاء سے متصف رہتا ہے، خشیتِ الٰہی اور امید عفو وکرم باری میں اشک باری، گناہوں سے بیزاری، استغفار در شب بیداری اس کی پہچان ہوتی ہے۔

پیش نظر رسالہ مبارکہ اسی مضمون کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے، اس کے مصنف مشہور حنفی بزرگ حضرت ملا علی القاری (ت ۱۰۱۴ھ) علیہ رحمۃ الباری ہیں۔ فصاحت و بلاغت اور مصنف کے منشاء کی ترجمانی سے مرقع ترجمہ کی سعادت مولانا محمد مختار اشرفی مدظلہ کے حصے میں آئی۔ اس سے قبل بھی مفید اور روح پرور حضرت کی تالیفات عوام و خواص میں مقبول ہوئیں۔ جب کہ بحکمِ استاذ نا المکرّم حضرت مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ تخریج وتحشیہ کا کام فقیر کے حصے میں آیا۔

اس رسالہ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اسے اپنے سلسلہ اشاعت کے ۲۱۱ ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مصنف، مترجم، محشّی ومخرّج اور جملہ احباب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

بلال رضا معروف قادری

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

شریعت نے بعض معاصی کو کبائر کے ساتھ متصف کیا ہے اور بعض کو صغائر کے ساتھ متصف کیا ہے اور بعض معاصی کو کبائر کے ساتھ متصف کیا ہے نہ صغائر کے ساتھ، اور یہ کبائر اور صغائر دونوں کو شامل ہیں اور اس کے بیان نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ انسان تمام معاصی سے بچتا رہے کہ مبادا یہ کبائر ہوں اور اس کی نظیر یہ ہے جیسے لیلۃ القدر کو مخفی رکھا اور جمعہ کی ساعت قبولیت کو مخفی رکھا، رات میں اجابت دعا کی ساعت کو مخفی رکھا، اور اسم اعظم کو مخفی رکھا۔

کوئی گناہ بنفس خویش صغیرہ نہیں ہے، صغیرہ اس وقت ہے جب اس کی اضافت دوسرے کے ساتھ ہو، تو ان میں سے کوئی صغیرہ اور دوسرا کبیرہ ہوتا ہے۔

اسی طرح طاعت ہے کہ اس حد تک پہنچے کہ اس سے بزرگ تر کوئی کبیرہ نہیں ہے اور وہ ایمان ہے اور کوئی علامت ایمان سے کبیر تر نہیں۔

علی ھذا القیاس معصیت میں کوئی معصیت کفر سے بڑھ کر کبیر نہیں تو تمام معاصی کفر کے مقابل میں صغیرہ ہیں، مگر ہر معصیت اس گناہ سے صغیرہ ہے جو اس سے برتر ہے اور ہر اس گناہ سے کبیرہ ہے جو اس سے کم تر ہے۔

اِنَّ الُمومِنَ بَینَ الُخوُفِ وَ الرَّجَاءِ یَرُجُوا فَضلَ اللّٰہِ فِیُ غُفرَانِ الُکَبائِرِ وَ یَخافُ عَذَابَہٗ فِی العُفُو بِہٖ عَلَی الصَّغَائِرِ

یعنی، (اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ قول ہے کہ) مومن خوف ورجاء کے درمیان ہے، کبائر کی بخشش میں فضل کا امیدوار اور صغائر کی عقوبت میں اس کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

قولھم فی الوعید اَجمَعُوُا اَنَّ الوَعید المطلق فی الکُفَّارِ و الوَعُدُ الُمطُلَقُ فی المُحُسِنِینَ

یعنی، اور ان کا قول کہ اجماع کہ وعید مطلق کافروں کے لئے ہے اور وعد مطلق نیکوکاروں کے لئے ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا﴾ (۱)

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے اس میں۔

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (۲)

ترجمہ: اور نیک لوگ اللہ کو محبوب ہیں۔

﴿اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا﴾ (۳)

ترجمہ: ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں۔

﴿اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (٤)

ترجمہ: وہ جنت والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا چاہیے۔

اور مومن عاصی کافر نہیں ہوتا کہ وعید مطلق اس کے حق میں ہو جائے اور نہ محسن ہی ہوتا ہے کہ وعد مطلق اسے پہنچے تو اہل السنۃ والجماعۃ عاصی کو نہ وعد مطلق دیتے ہیں نہ ہی وعید مطلق۔ بلکہ اس کا حکم مشیت سے معلق کرتے ہیں، اگر اللہ چاہے تو اسے بخش دے اور یہ اس کا فضل ہے اور اگر چاہے تو عذاب کرے اور یہ اس کا عدل ہے۔

اور مسلمان عاصیوں میں تمام اہل السنۃ والجماعۃ اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا حکم تین چیزوں کے درمیان دائر ہے:

(۱) مغفرت بہ مشیت (۲) مغفرت بہ شفاعت (۳) عذاب بمقدار معصیت

جیسا کہ قرآن وحدیث میں وارد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (٥)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

۱۔ البقرہ: ۲/۱٦۱، ۱٦۲ ۲۔ آل عمران: ۳/۱۳٤

﴿عَسٰی اَنْ یَّبعَثکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (٦)

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

شفاعتی لاَھلِ الکَبائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (الحدیث)

یعنی، میری امت سے کبیرہ والوں کے لئے میری شفاعت ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا﴾ (٧)

ترجمہ: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔

مگر اللہ تعالیٰ کے اس قول کہ

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ﴾ (٨)

ترجمہ: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے۔

پس زیرِ نظر رسالہ اس عقیدہ کے حوالے سے دو بڑے اماموں کے اقوال کی تطبیق میں ہے جن میں ایک حافظ ابن حجر مکی رحمہ اللہ ہیں جب کہ دوسرے حنفی امام الامیر بادشاہ البخاری رحمہ اللہ ہیں۔ علامہ ملا علی القاری نے دونوں اقوال میں مطابقت پیش کی کہ نہ مطلقاً کبیرہ معاف ہوتے ہیں بغیر معافی کے اور نہ ایسا ہے کہ بشارۃ المحبوب تکفیر ذنوب میں فقط ترغیبی ہے بلکہ بعض گناہوں میں استغفار و کفارہ و قضاء ضروری ہے جب کہ بعض ذنوب اعمال صالحہ واجتناب کبائر کے سبب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

الخادم

محمد مختار اشرفی عفی عنہ

۵۔ النساء: ٤/ ٤٨ ٦۔ بنی اسرائیل: ١٧/ ٧٩

٧۔ النساء: ٤/ ١٠ ٨۔ النساء: ٤/ ٣١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذّخیرۃُ الکثیرۃُ فِی رجَاءِ المَغفِرۃِ لِلکَبِیرۃِ

ذخیرہ کثیرہ

حاجیوں کی توبہ، نوید مغفرتِ کبیرہ

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جو ہر ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے، بخشنے والا (جس کے لئے چاہے اس کے چھوٹے بڑے گناہ بخشنے والا)۔

اور درود و سلام ہوں بصر اور بصیرتوں کے نور ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب پر جو ستارے ہیں دائروں کے اور مار ہیں (یعنی دُور کرنے والے ہیں) منہیات و کبائر کے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد

رب باری کے عفو کا محتاج، علی بن سلطان محمد القاری عرض کرتا ہے۔

جب میں نے اپنے اپنے دَور کے عالی ہمت دو اماموں کے کلام کو دیکھا کہ جن میں ایک علماء شافعیہ میں سے بہت علم والے جب کہ دوسرے فضلاءِ احناف میں بہت فضیلت والے ہیں اور وہ دونوں الشیخ ابن حجر المکي اور امام میر بادشاہ البخاری ہیں، اللہ تعالیٰ اُن دونوں پر رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور اُن کے علوم و تقویٰ کی برکتوں سے ہمیں نفع عطا فرمائے۔

دونوں کے کلام ایک دوسرے سے بظاہر متعارض و متناقض تھے جہاں پہلے امام نے حج مبرور کے سبب کبیرہ گناہوں کے مٹنے، معاف ہونے کی اجمالاً نفی فرمائی تو دوسرے امام نے مطلقاً بغیر تفصیل ضروری (گناہوں کے مٹنے اور معاف ہونے کو) کے ثابت کیا ہے۔

اور ان دونوں میں سے ایک امام کی بات (بظاہر) لوگوں کو حرج میں ڈالنے والی جب کہ دوسرے کی بات ان کو اَمن و التباس میں واقع کرنے والی ہوگئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں ہی افراط و تفریط میں واقع ہوئے ہیں۔

اور دونوں ہی (کے کلام) سے تخلیط وتخبیط حاصل ہوتی ہے کیونکہ سمعی دلائل یعنی احادیث وآثار اتنی کثرت سے ہیں جن میں اس بات پر دلالت ہوتی ہے کہ کبائر معاف کر دیئے جاتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ صغائر بھی محو کر دیئے جاتے ہیں، مگر اربابِ بصیرت یہ جانتے ہیں کہ بعض کبیرہ حقوق اللہ کے ترک سے ہوتے ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ کا ترک کرنا کہ جن کی قضاء کرنی بالاجماع لازمی ہے۔

اگرچہ توبہ کے بعد سہی جو کہ کفارہ کی اقوئی صورت ہے اور من جملہ حقوق سے بعض حقوق العباد ہیں جیسے قتلِ نفس اور بستیوں میں ظلماً لوگوں کے مال لینا وغیرہ۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فقط حج کی ادائیگی اُن گناہوں کو نہیں مٹاتی بغیر نفس کی تمکین کے اور جن کا مال لیا ہے انہیں واپس کیئے بغیر یا پھر موجود لوگوں سے معاف کرائے بغیر یا جن کا مال لوٹا ہے اُسے اُن سے اپنے لئے حلال کرائے بغیر، ہاں وہ کبیرہ گناہ جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں کہ جن کی قضا نہیں ہوسکتی نہ ہی اُن کا تدارک ہوسکتا ہے جیسے شراب پینا یا اُس کی مثل۔

اور اسی طرح وہ حقوق جو بندوں سے متعلق ہیں جن کا تدارک اُن بندوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے متصور نہیں یا جن کے حقوق ہیں اُن سے اپنے لئے حلال کرانا ممکن نہیں، (۱) جب حج مبرور ہوگیا تو اُمید ہے کہ وہ گُناہ معاف کر دیئے جائیں۔

مگر ''حج مبرور'' (سے مراد) علامہ عسقلانی کی ابن خالویہ سے نقل کے مطابق ''مقبول حج'' ہے۔(۲) اور یہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایک مجہول امر ہے (یعنی یہ معلوم کرنا کہ حج مقبول ہے یا نہیں یہ اَمر مجہول ہے) اور ابن خالویہ کے سوا لوگوں نے فرمایا کہ حج

۱۔ جیسے کسی شخص نے دوسرے سے دھوکہ دہی کے ذریعے مال حاصل کیا پھر وہ شخص کہ جس سے دھوکہ کیا گیا فوت ہو جائے اور دھوکہ کرنے والا اُس کے ورثاء کو ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو یا ورثاء نہ ہوں یا ہوں مگر تلاش کے باوجود نہ ملیں تو اِس صورت میں اُمید ہے کہ دھوکہ کرنے والے کا یہ گُناہ معاف کر دیا جائے اگرچہ آخر کی دو صورتوں میں علماء کرام میت کی طرف سے اتنا مال صدقہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

۲۔ فتح الباری، کتاب الحجّ، باب فضل الحجّ المبرور، برقم: ۱۵۲۱، تحت قوله، باب فضل الحجّ، ۴/ ۴۸۷

مقبول سے مراد وہ حج ہے کہ جس میں کوئی گُناہ نہ ہوا ہو (یا گناہوں کی مخالطت نہ ہوئی ہو)۔ امام نووی نے اِسی کو ترجیح دی اور یہی معنی زیادہ قریب تر ہے اور فقہ کے اُصول کے زیادہ مناسب بھی، لیکن باوجود اس کے (یہ معنی) ابہام سے خالی نہیں کیونکہ کوئی شخص بھی گُناہوں کی نوع سے خالی ہونے میں مُتیقّن نہیں۔ (٣)

اور کہا گیا کہ حج مبرور سے مراد وہ حج ہے کہ جس میں نہ ریاء ہو نہ سُمعہ ہو نہ رفث اور نہ ہی فسوق، (٤) اور یہ اُس معنی میں داخل ہیں جس کا پہلے تذکرہ ہوا (جس کو امام نووی نے ذکر کیا تھا)۔

اور حج مقبول کی تعریف میں کہا گیا کہ ایسا حج جس کے بعد گُناہ نہ ہو (جیسا کہ امام نووی نے ذکر کیا ہے) اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حج مبرور سے مراد بندہ دنیا میں زاہد ہو کر اور عُقبیٰ کی طرف راغب ہو کر لوٹے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں وہ اقوال جو اس (حج مقبول) کی تفسیر میں ذکر کئے گئے وہ آپس میں معنی کے اعتبار سے قریب قریب ہیں اور وہ ایک ایسا حج ہے جس کے احکام پورے طور ادا کئے گئے ہوں اور اس طرح ادا ہوں جس طرح بندے سے اُس کے ادا کرنے کا تقاضہ کیا گیا یعنی مکمل یا پورے طور پر۔ (٥)

اور حضور علیہ السلام سے روایت کیا گیا (٦) ''اور جس نے مال حرام سے حج کیا (یا گُناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے) تو جب اس نے ''لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ'' کہا تو اُس سے کہا جاتا ہے ''لَا لَبَّیْکَ وَ لَا سَعْدَیْکَ وَ حَجُّکَ مَرْدُوْدٌ عَلَیْکَ'' یعنی تیری حاضری قبول نہیں

٣۔ یاد رہے یہ حکم غیر نبی کے لئے ہے جیسا کہ کتب عقائد میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

٤۔ رفث سے مراد ہمبستری، یا فحش گوئی، یا عورتوں کے سامنے ہمبستری کا ذکر ہے اور فسوق سے مراد معاصی یعنی گناہ ہیں (الهداية، كتاب الحجّ، باب الإحرام، ٢/ ١٧٠)

٥۔ فتح الباری، کتاب الحجّ، باب فضل الحجّ المبرور، برقم: ١٥٢١، تحت قوله: باب فضل الحجّ إلخ، ٤/ ٣٨٧٣

٦۔ فردوس الأخبار، باب الألف، جماع الفصول منه فی معانی شتى إلخ، عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالىٰ عنه، برقم: ١١٧٢، ١/ ١٧٦ بتغير

(کرتا) نہ تیرا دنیا و آخرت میں بھلا ہوا اور تیرا حج تیرے منہ پر مار دیا گیا۔

اور حضور علیہ السلام سے (اسی طرح بھی) مروی ہے کہ "جب بندہ مال حرام سے حج کرتا ہے اور "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ حَتّٰى تَرُدَّ مَا فِيْ يَدَيْكَ" یعنی، تیری لبیک قبول نہیں اور تیرے لئے دونوں جہانوں میں خیر نہیں یہاں تک کہ تو وہ لوٹا نہ دے جو تیرے ہاتھ میں (مال حرام سے) موجود ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ "حَجُّكَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ" یعنی، "تیرا حج تیرے منہ پر مار دیا گیا"۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ تیری کمائی حرام، تیرے کپڑے حرام مال کے، تیرا سامان حرام رزق کا لیا ہوا، تُو لوٹ جا (گناہوں سے) بوجھل بغیر اجر کے "اَبْشِرْ بِمَا يَسُوْؤُكَ" (۷) (تیری برائیوں کا بدلہ تجھے ملے) تجھے اُن چیزوں کی خبر جس سے تجھے غم پہنچے۔

اربابِ حال سے کسی نے کیا خوب کہا ؎

جب تو حج کرے ایسے مال سے جس کی اصل حرام ہو
تو نہیں حج کیا تو نے مگر حج کیا تیرے اونٹ نے
اللہ قبول نہیں فرماتا مگر پاک و طیب
نہیں ہوتا ہر حج کرنے والے کا حج مقبول (۸)

"انوار الحج" میں (مصنف نے خود ذکر کیا) حج کا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے جب احرام باندھا اور سواری و قافلہ جانے کے لئے تیار ہوا، آپ کا رنگ زرد پڑ گیا، بدن لرزنے لگا اور تلبیہ کہنے کی استطاعت نہ رہی، عرض کی گئی، کیا معاملہ ہوا؟ تلبیہ نہیں ادا کرتے فرمایا، مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ سے یہ نہ کہہ دیا جائے۔ "لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ"، تیرا آنا قبول نہیں، تیرے لئے دو جہانوں کی خیر نہیں۔ جب تلبیہ پڑھی تو آپ پر غشی طاری ہوگئی، اپنی اونٹنی سے نیچے گر گئے، چہرہ زخمی ہوگیا۔

۷۔ أنوار الحُجج فی اسرار الحِجج، ص ۱۳۲

۸۔ أنوار الحُجج فی إسرار الحجج، ص ۱۱۲

اور اسلاف میں سے ایک بزرگ نے فرمایا: میں ذی الحلیفہ میں تھا اور وہاں ایک نوجوان احرام باندھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے میرے ربّ! میرا ارادہ تلبیہ پڑھنے کا ہے مگر ڈرتا ہوں کہ تیرا جواب "لَا لَبَّیْکَ وَ لَا سَعْدَیْکَ" نہ ہو، یہ الفاظ کئی مرتبہ دہرائے، پھر "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ" پڑھی، آواز فضا میں بلند ہوئی اور ساتھ ہی اُس کی روح پرواز کرگئی، اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے اور اُس کے صدقے ہم پر بھی رحم فرمائے۔(۹)

اور بعض علماء(۱۰) نے بیان کیا کہ ذوالحلیفہ میں ایک نوجوان کو دیکھا، احرام باندھا ہوا ہے اور لوگ تلبیہ ادا کرتے ہیں اور وہ تلبیہ ادا نہیں کرتا، میں نے کہا بے خبر ہو گا، تو میں اُس کے قریب ہوا، میں نے کہا: اے نوجوان! تو اُس نے کہا: لبیک، میں نے کہا پھر تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگا: اے شیخ! میں ڈرتا ہوں کہ جس وقت لبیک کہوں تو وہ کہیں میری "لبیک" پر "لَا لَبَّیْکَ وَ لَا سَعْدَیْکَ" نہ فرمادے اور یوں کہے کہ تمہارے کلام کی طرف توجہ نہیں کروں گا نہ تمہاری طرف نظرِ رحمت کروں گا۔ میں نے کہا: وہ ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ کریم ہے جب ناراض ہوتا ہے تو راضی بھی ہو جاتا ہے اور جب راضی ہو تو ناراض نہیں ہوتا اور جب وعدہ فرماتا ہے تو اُسے پورا فرماتا ہے اور جب وعدہ کیا ہے تو ہمیں معاف فرمادے گا۔ کہنے لگا: اے شیخ! کیا آپ مجھے تلبیہ پڑھنے کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں، میں نے کہا: ہاں، تو وہ جلدی سے زمین کی طرف جُھکا اور پہلو کے بل لیٹ گیا، اپنے گال کو زمین پر رکھا اور پتھر اٹھا کر اپنے دوسرے گال پر رکھا اور اُس کے آنسو بہنے لگے اور یوں کہنے لگ گیا: "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ"، اے اللہ میں حاضر ہوں تیرے لئے عاجزی اختیار کی، اور میری یہ پچھاڑ (جنون) تیرے سامنے ہے، پھر کچھ دیر یوں ہی رہا پھر کھڑا ہوا اور چلا۔

اب بندے پر واجب ہے کہ اپنے سوال کے پورے ہونے میں اور آرزوؤں کے حصول میں ردّ و قبول، خوف و رجاء کے درمیان رہے۔

جب آپ نے یہ جان لیا تو حضور علیہ السلام کا قول پڑھئے:

۹۔ أنوار الحُجج فی اسرار الحِجج، ص ۱۳۴

۱۰۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف انوار الحُجج، ص۱۳۴ میں اس حکایت کو حضرت مالک بن دینار

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (١١)

یعنی، جس شخص نے حج کیا تو اس میں کوئی فحش بات نہ کی اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو حال یہ ہے کہ جب واپس لوٹے گا (تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگا) جیسے اُس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

جیسا کہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' (١٢) میں اور امام احمد نے اپنی ''مسند'' (١٣) اور نسائی (١٤) اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی ''سُنَن'' (١٥) میں روایت کیا۔ اس میں کبیرہ

١١۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین السیوطی (ت ۹۱۱ھ) امام طیبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حدیث میں لفظ فاء کا عطف شرط پر ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوٹا یعنی ہو گیا (گناہوں سے پاک نومولود کی مانند) سو جائز ہے کہ حال ہو یعنی گناہوں سے براءت میں اپنی ولادت کے دن کی طرح ہو گیا (حاشية السيوطى على السنن للنّسائى، كتاب مناسك الحجّ، باب فضل الحجّ، برقم: ٢٦٢٣، ١١٧/٥/٣۔ أيضاً فردوس الأخبار، باب الميم، فصل من حجّ، برقم: ٥٧٠٣، ٢٥٢/٢۔ أيضاً سنن التّرمذى، كتاب الحجّ، باب ما جاء فى ثواب الحجّ و العمرة، برقم: ٨١٠، ٤/٢۔ أيضاً السّنن الصّغرى للبيهقى، كتاب المناسك، باب قول الله ﴿فلا رفث الخ﴾، برقم: ١٥٨٩، ٤٩٨/١/١۔ أيضاً السُّنن الصّغير، للبيهقى، مسند أبى هريرة، كتاب المناسك، باب قول الله ﴿فلا رفث الخ﴾، برقم: ١٥٥١، ٥٨/٢۔ أيضاً الأوامر و النواهى، باب الحجّ و الامر به، برقم: ٣٤٣، ص ١٠٥۔ أيضاً صحيح مسلم، كتاب الحجّ باب فضل الحجّ و العمرة و يوم عرفة، برقم: ٤٣٨/٣٢٧٠ (١٣٥٠)، ص٦٢٦۔ أيضاً الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الحجّ باب فضل الحجّ و العمرة، ذكر مغفرة الله جلّ و علا ما قدم إلخ، برقم: ٣٦٨٦، ٤/٦/٤۔ أيضاً الترغيب و الترهيب، كتاب الحجّ، باب الترغيب فى الحج و العمرة إلخ، برقم: (١٦٨٦)۔٢، ٦٩/٢۔ أيضاً صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، باب فضل الحج الذى لا رفث إلخ، برقم: ٢٥١٤، ٢٠٣/٢۔ أيضاً كتاب الميسّر فى شرح مصابيح السنّة، كتاب المناسك، برقم: ١٧٣٨، ٥٨٧/٢)

١٢۔ صحيح البخارى، كتاب الحجّ، باب فضل الحجّ المبرور، برقم: ١٥٢١، ٣٧٦/١

١٣۔ مسند الإمام احمد بن حبل، مسند أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه، ٢٢٩/٢، ٢٤٨، ٤١٠

١٤۔ سنن النسائى، كتاب مناسك الحجّ، باب فضل الحجّ، برقم: ٢٦٢٣، ١١٧/٥/٣

١٥۔ سنن ابن ماجة، كتاب المناسك، باب فضل الحجّ و العمرة، برقم: ٢٨٨٩، ٤١٠/٣

گناہوں کی معافی پر کوئی صریح دلالت نہیں جیسا کہ یہ بات اہل بصیرت پر مخفی نہیں کیونکہ یہ بات پہلے اور بعد میں فسق کے نہ پائے جانے کے ساتھ مشروط ہے اور ان دونوں کے درمیان کبیرہ کی معافی ثابت ویقینی ہے۔ خاص طور پر جب کہ آپ جملہ کو حالیہ قرار دیں اور اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ گناہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہے اور کبیرہ کا مُرتکب ہے تو وہ شخص حج کی ادائیگی پر اِس جزا میں داخل نہ ہوگا حالانکہ شارع علیہ السلام سے بہت سارے مقامات پر ترغیب وترہیب کے باب میں ایسی عبارات ملتی ہیں جن کا اطلاق اُن پر ہوتا ہے اور یہ عبارات وعد ووعید میں اور نیکیوں اور برائیوں میں مبالغہ کے طور پر آئی ہیں۔

تو اعتراض کرنے والے کا اعتراض کئی وجوہ سے مندفع ہو گیا، اور کیا جس پر کبیرہ گُناہ کا بوجھ باقی ہے اُس کے لیے کہا جائے گا کہ ''وہ اِس طرح لوٹا ہے گویا اُس کی ماں نے اس کو جنا ہے''؟ اس قسم کی بات اہلِ زبان میں سے کوئی شخص نہیں کہے گا، تو فُصحاءِ عدنان کے اور قحطان کے بُلَغاء کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ کس نے اُن کو خاموش کر دیا ہے!۔

اور حضور علیہ السلام کا فرمان کہ

''جس نے تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارا یہاں تک کہ سورج غُروب ہوا تو اُس کے گُناہ بھی سورج کے ساتھ غُروب ہو جاتے ہیں تو وہ لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جنا ہے''۔

جیسا کہ امام احمد نے اپنی ''مُسنَد'' (١٦) میں اور ابو داوٗد نے اپنی ''سُنَن'' (١٧) میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ روایت اُسی بات پر دلالت کرتی ہے جس کا ہم نے تفصیلی ذکر کیا ورنہ اِجماع تو اِس بات پر ہے کہ جس نے تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارا تو اُس کے کبیرہ گُناہوں کا کفارہ نہ ہوگا مگر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ فضیلت عطا

١٦۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمه مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه، ٣٧٣/٣۔ أيضاً سنن ابن ماجة، كتاب المناسك، باب الظّلال للمحرم، برقم: ٢٩٢٥، ٤٢٧/٣۔ أيضاً تحفة الأشراف، و من مسند جابر بن عبد الله، عبد الله بن عامر عن جابر، برقم: ٢٣٦٢، ٢٠٩/٢۔ أيضاً فتح القدير، كتاب الحجّ، باب الإحرام، تحت قوله: كانوا يلبون إلخ، ٣٥١/٢، عن جابر رضى الله عنه

١٧۔ سنن ابی داوٗد میں یہ روایت ہمیں نہیں ملی۔

فرمانے کا ارادہ فرمائے، اس کی مثل باتیں ترغیب میں بہت مل جائیں گی۔

اُن میں سے ایک جس کی تخریج ابویعلی (۱۸) نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج طلوع ہو اس وقت کوئی آئے اور احسن وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اللہ اُس کی خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اُس کی ماں نے اُس کو جنا ہے''۔

اور اسی طرح حضور علیہ السلام کا فرمان

''مَنْ قَضٰی نُسُکَہٗ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَ یَدِہٖ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ''

یعنی، جس نے اپنا حج (منسک) ادا کیا اور اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ عبد بن حمید نے (۱۹) اِسے روایت کیا ہے، تو یہ بات اُس میں واضح ہے جسے ہم نے ثابت کیا اور مقید ہے اُس سے جو ہم نے مانا، یہ اس بات کے منافی نہیں ہے کہ کلمہ (مَا تَقَدَّمَ) الفاظِ عموم سے ہے اور وہ صغیرہ و کبیرہ دونوں کو شامل ہے جیسا کہ معلوم ہوا۔

اور حضور علیہ السلام کا فرمان

''حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد (جماعتیں) ہیں اللہ اُن کو وہ عطا فرماتا ہے جو وہ مانگتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور بہتر بدل عنایت فرماتا ہے اس کا جو وہ خرچ کرتے ہیں (یعنی) ایک درہم کا بدلہ دس لاکھ درہم کے برابر ہوتا ہے''۔

جیسا کہ اسے امام بیہقی نے شعب الایمان (۲۰) میں روایت کیا ہے، پس اس میں

۱۸۔ مسند أبی یعلی، مسند عمر بن الخطاب، برقم: ۲۴۹/۱۱۰، ص۸۶
أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب الصّلوۃ، باب صلاۃ الضّحی، برقم: ۳۴۱۶، ۲/۹_۱۳

۱۹۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید، من طریق عبید الله بن موسیٰ عن موسیٰ بن عبیدة عن جابربن عبد الله، برقم: ۱۱۵، ص۳۴۸

۲۰۔ الجامع لشعب الإیمان، للبیهقی، الخامس و العشرون من شعب الإیمان و هو باب فی المناسك، فضل الحجّ و العمرة، برقم: ۳۸۱۰، ۶/۱۸_ أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب الحجّ، باب دعاء الحجاج و العمار، برقم: ۲۵۸۸، ۳/۳۶۳

شبہ نہ رہا کہ مُدّعیٰ پر کوئی دلالت نہ رہی جیسا کہ مخفی نہیں۔

اور قائل کا یہ قول کہ اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سے مغفرت بھی طلب کرتے ہوں گے اور مخبر صادق ﷺ نے مطلقاً دعا کی قبولیّت کی خبر (نوید) عنایت فرمائی پس مقصود کا فائدہ نہ رہا جو استدلال کی صلاحیت رکھتا ہے جس وقت احتمال موجود ہو، اگرچہ مقامِ ترغیب عموم پر دلالت کرتا ہے۔

اور حضور علیہ السلام کا فرمان

''جب تو بیت الحرام کے قصد سے اپنے گھر سے نکلے گا تو تیرے اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور اُٹھانے پر تیرے لئے نیکی لکھی جائے گی اور تیری خطا مٹادی جائے گی اور عرفہ کے دن وُقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر خصوصی تجلّی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر فخر فرماتا ہے کہ میرے بندے دُور دُور سے پراگندہ بال لے کر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے اور میرے عذاب سے خوفزدہ ہوئے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں تو کیا ہوتا جو مجھے دیکھتے؟ (تو اے بندوں) تمہارے گُناہ رمل (ریتی کی گنتی) کے مثل یا ایامِ دنیا کے مثل یا بارش کے قطروں کے مثل ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو (تم سے) مٹادے گا''۔

اور تمہارا رمی جمار کرنے کا ثواب اللہ کی بارگاہ میں ذخیرہ ہے اور تمہارا سر کا حلق کرنا، تو بے شک ہر بال کے بدلے میں (جو گرتا ہے حلق کروانے میں) نیکی ملتی ہے اور جب تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو تیرے گُناہ جھڑتے ہیں (گویا تو ایسا ہوگیا) جیسا کہ تجھے تیری ماں نے جنا ہے۔

جیسا کہ اسے امام طبرانی نے ''کبیر'' (۲۱) میں روایت کیا ہے، پس یہ بات مطلقاً

۲۱۔ المعجم الکبیر للطّبرنی، مجاھد عن ابن عمر، برقم: ١٣٥٦٦، ١٢/٣٢٥
أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب الحجّ، باب فضل الحجّ، برقم: ٥٦٤٨، ٣/٤٥٠، ٤٥١،
و قال البزار قدوری ھذا الحدیث من وجوہ و لا نعلم لہ أحسن من ھذا الطریق
أیضاً مختصر زوائد مسند البزار، کتاب الحجّ و الإعتماد، برقم: ٧٣٠، ١/٤٣٤
أیضاً کشف الأستار، کتاب الحجّ، باب فضل الحجّ، برقم: ١٠٨٢، ٢/٨

کبیرہ کے مٹنے پر دلالت نہیں کرتی چہ جائیکہ حقوق العباد اور مظالم بلاد کے گناہ کے مٹنے پر دلالت کرے۔

جب کہ کہنے والے کا یہ قول کہ ''اور اس کا عموم پر دلالت کرنا زیادہ ظاہر ہے بنسبت اس کے کہ کسی پر مخفی رہے اور انکار نہیں کرے گا مگر یہ کہ معاند (حد سے بڑھنے والا) یا جاہل، پس تو اس کی پرواہ نہ کی جائے (یا اُن کو خاطر میں نہ لایا جائے) کیونکہ ترغیب کے اعتبار سے اس قسم کی تعمیمات بہت زیادہ وارد ہوئی ہیں مثلاً ایک حدیث مبارکہ ''مَنْ تَوَضَّا کَمَا أُمِرَ، وَ صَلّٰی کَمَا أُمِرَ غفرَ اللّٰہُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ''، یعنی، جس نے وضو کیا جیسا کہ حکم کیا گیا اور نماز قائم کی جیسا کہ مامور تھا اللہ مٹا دے گا اُس کے اعمالِ سیئہ جو اس سے قبل ہوئے''۔

جیسا کہ اِسے امام احمد (۲۲) ونسائی (۲۳) اور ابن ماجہ (۲٤) وابن حبان (۲۵) نے حضرت ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی روایت سے روایت کیا ہے، اور کسی نے بھی صغائر و کبائر اور وہ مظالم جو حقوق العباد سے ہیں کے شمول کا قول نہیں کیا جیسا کہ مخفی نہیں اس شخص پر کہ اصطلاح فقہاء سے جس کو ادنیٰ سا قرب حاصل ہے۔

اور رہا حضور علیہ السلام کا فرمان

"الحَجُّ یُکَفِّرُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْحَجِّ الَّذِی قَبْلَہٗ"

حج کفارہ ہے (مٹاتا ہے اس کو) جو مابین دو حجوں کے ہوا۔

جیسا کہ روایت کیا اِسے ابوشیخ (۲٦) نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اگر چہ یہ ہر

۲۲۔ مسند الإمام احمد بن حنبل، حدیث أبی ایوب الأنصاری، ٤۲۳/٥

۲۳۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب ثواب من توضأ کما أمر، برقم: ١٤٤، ١١٣/١

۲٤۔ سنن ابن ماجة، کتاب إقامة الصّلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی ان الصّلاة کفارة، برقم: ١٣٩٦، ١٧٩/٢

۲۵۔ الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطّهارة، باب فضل الوضوء، ذکر البیان بأن الله جل و علا إنما یغفر الخ، برقم: ١٠٣٩، ١٨٩/٢۔ أیضاً المنتخب من مسند عبد بن حمید، حدیث أبی ایوب الأنصاری، برقم: ٢٢٧، ص١٠٤

۲٦۔ فردوس الأخبار، باب الحاء، برقم: ٢٥٨١، ٣٥٠/١ عن أبی أمامة.

أیضاً کنز العمّال، کتاب الحجّ و العمرة، قسم الأقوال، برقم: ١١٨٣٢، ٧/٥/٣

ذنب کی شمولیت پر دلالت کرتا ہے جو کہ کبیرہ ہو لیکن علماء نے اس کو صغائر میں خاص طور پر شمار کیا ہے جیسا کہ اس کی مثالوں میں وارد ہوا ہے کہ

''ایک وضو سے دوسرے وضو، ایک نماز سے دوسری نماز اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان ایک دوسرے کے مابین (گناہوں) کا کفّارہ ہیں''۔(۲۷)

بعض روایات میں خاص طور پر تصریح ''مَا اجتَنِبت الکَبَائِر'' کے ساتھ تھی کہ ''جب تک کبیرہ سے بچتا رہے''۔

اور اس بات کو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تقویت ملتی ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ (۲۸)

اور شاید یہی آیت قاضی عیاض(۲۹) وامام نووی(۳۰) وغیرہما کے قول کا ماٰخذ ہے کہ ''گناہوں کی معافی عبادات میں صغیرہ کے ساتھ مختص ہے''۔

اور جب کہ یہ قول جو حضور علیہ السلام سے منسوب ہے:

''جس نے بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں اور آبِ زمزم کو پیا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے چاہے کتنے ہی ہوں''۔

۲۷۔ صحيح مسلم، كتاب الطّهارة، باب الصّلوٰة الخمس و الجمعة إلى الجمعة إلخ، برقم: ۱٦/٤٧٢ (۲۲۳)، ص ۱۳۵

۲۸۔ النساء: ٤/ ۳۱، اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ بخش دیں گے۔ (کنز الایمان)

۲۹۔ إكمال المعلّم بفوائد مسلم، كتاب الطّهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، برقم: ۳۲ (۲٤٤)، تحت الحديث فغسل وجهه خرج من وجهه إلخ، ٤١/٢

۳۰۔ شرح النووي على صحيح مسلم، كتاب الطّهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، برقم: ۳۲ (۲٤٤)، تحت هذا الحديث و فيه: و المراد بالخطايا الصغائر دون الكبائر إلخ، ۲/۳/۱٤ (۱)

جیسا کہ اسے دیلمی وابن نجار نے روایت کیا، امام سخاوی (۳۱) نے ''مقاصد حسنہ'' میں فرمایا ''لا یصح'' اور تحقیق کہ کثیر لوگ اس سے دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ خاص طور پر مکہ مکرمہ میں جہاں بئر زمزم کے قریب دیواروں پر لکھی گئی تھیں اور لٹکا دیں تھیں اس کے ثبوت میں خراب ومشتبہ باتیں کہ جس کی مثل سے احادیث النبویہ ثابت نہیں ہوا کرتیں، اور علامہ منوفی نے اپنی ''مختصر'' (یعنی ''الوسائل السنیه من المقاصد السخاویه'' و ''الجامع الزوائد الاسیوطیه'') میں ذکر کیا اور اس میں کہا کہ ''یہ باطل ہے اِس کی کوئی اصل نہیں''۔

اور جب حدیث اس طور پر ہو تو مدعی کے استدلال کے لئے صحیح نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے فضل کی وسعت اور اُس کے فضل کی اُمید جو کہ اعلیٰ ہے کہ علم کے باوجود۔

مگر ایسے کبیرہ گناہوں کی معافی کا یقین کہ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہوں اس طرح کی حدیث سے اور وہ بھی صرف ایک فعل کے ارتکاب سے تو یہ علماء کے حال سے بعید ہے اور فقہاء کے قوانین سے مستبعد ہے اور کم عقلوں کے لئے بڑی جرأت کا باعث ہے اور رہا حضور اکرم ﷺ کا قول ''تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمُرَةِ'' اِلخ، حج وعمرہ کو پے در پے ادا کرو کہ بے شک یہ دونوں فقر وذنوب کو مٹانے والے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو صاف کرتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب سوائے جنت کے اور کچھ نہیں (یعنی اس کا ثواب صرف جنت ہی ہے)''۔

اسے احمد (۳۲) وترمذی (۳۳) ونسائی (۳۴) نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

۳۱۔ المقاصد الحسنة، حرف المیم، برقم: ۱۱۴۴، ص ۴۲۴۔ أیضاً کنز العمّال، کتاب الحجّ و العمرة، الفصل الرابع فی الطّواف و السعی، برقم: ۱۲۰۰۹، ۳/۵/۲۱ بتغیر۔ أیضاً اتقان ما یحسن من الاخبار الواردة علی الألسن، باب المیم، برقم: ۱۹۴۷، ص ۴۶۹ بتغیر۔ أیضاً الشذرة فی الاحادیث المشتهرة، حرف المیم، برقم: ۹۷۷، ۲/۱۷۷

۳۲۔ المسند للإمام أحمد، ۱/۱۵۵

۳۳۔ سنن الترمذی، کتاب الحجّ، باب ما جاء فی ثواب الحجّ و العمرة، برقم: ۸۱۰، ۲/۴

۳۴۔ سنن النّائی، کتاب مناسك الحجّ، باب فضل المتابعة بین الحجّ و العمرة، برقم: ۲۶۲۷، ۳/۵/۱۱۸۔ أیضاً تحفة الأشراف، مسند عبد الله بن مسعود، عاصم بن ابی

روایت کیا اور نہیں ہے اس روایت میں سوائے اس کے کہ گُناہ پگھلا کر بہا دیئے جاتے ہیں اور یہ بات ایسی ہے کہ جس پر علماء متفق ہیں جیسا کہ فرمایا گیا کہ بے شک (حج) صغیرہ گُناہوں کو مٹانے والا ہے اگر گُناہ نہ ہوں تو کبیرہ گُناہوں میں تخفیف کی جاتی ہے اور تیرے پاس دونوں ہی نہ ہوں تو وہ درجات کی بلندی کا سبب ہیں جیسے کہ انبیاء و اولیاء کے لئے ہوتا ہے۔ اور مبرور (حج) کا معنی تو نے جان لیا۔

پس حضور ﷺ کے فرمان ''لَیسَ لِلحَجَّةِ المَبرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الجَنَّةَ'' میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ اِس کا ثواب کثیر ہے جس کی انتہا نہیں اور اس ثواب کا کمال صرف جنت ہی میں حاصل ہوتا ہے اور اِس میں اُس کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ ہے اور بے شک اس میں کبائر کی معافی پر ہرگز کوئی دلالت نہیں ہے۔

اور حدیث پاک صاحبِ لولاک ﷺ کہ

''جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو اس کا ثواب میت کے لئے لکھا جاتا ہے اور حج کرنے والے کے لئے آگ سے نجات لکھی جاتی ہے''۔

جیسا کہ دیلمی (٣٥) نے روایت نقل کی پس یہ ترغیب کے باب سے ہے اور محمول کی گئی صاحب کبیرہ کے لئے (براۃ من النار الموبدۃ) ابدی نار سے براۃ پر یا مقید کی گئی ابدی نار سے براۃ پر کہ یہ مشیت کے تحت میں ہوتی ہے۔

اور رہا حضور ﷺ کے اس قول کا معنی کہ (٣٦)

النجود، برقم: ٩٢٧٤، ٤٧/٧ـ أيضاً سنن ابن ماجة، كتاب المناسك، باب فضل الحجّ و العمرة، برقم: ٢٨٨٧، ٤٠٨/٣ عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔ أيضاً الأوامر و النواهى، باب الحج و الأمر به، برقم: ٣٤٤، ص١٠٥ـ أيضاً الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الحجّ، باب فضل الحجّ و العمرة، برقم: ٣٦٨٥، ٣/٦/٤ـ أيضاً صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، باب الأمر بالمتابعة بين الحج و العمرة إلخ، برقم: ٢٥١٢، ١٢٠٢/٢ـ أيضاً كتاب الميسّر فى شرح مصابيح السنّة، كتاب المناسك، برقم: ١٧٥٥، ٥٨٨/٢

٣٥ـ فردوس الأخبار، باب الميم، برقم: ٥٧١١، ٢٥٣/٢

٣٦ـ [illegible]

''بے شک ملائکہ حج کا سفر اختیار کرنے والے سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کرنے والوں سے معانقہ (گلے ملنا) کرتے ہیں''۔

جیسا کہ ابن ماجہ (۳۷) نے روایت کیا ہے پس عقلمند اس میں گناہوں کی بخشش پر دلالت تصور نہیں کرسکتا، اور کسی کا یہ کہنا کہ اور کیا اُس سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں اور گلے ملتے ہیں جو کبیرہ گُناہ کا مرتکب ہو؟۔

استدلال کے وقت یہ جھگڑا معتزلہ کا پیدا کردہ ہے اور گمراہ کرنے کے لئے یہ شیطان کا فساد ہے، جب کہ جائز ہے ملائکہ کی ملاقات اہل طاعات کے لئے ہو اگرچہ اُن کے کچھ معاصی بھی ہوں۔

اور رہا حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کا معنی کہ (۳۸)

''بے شک اللہ کے گھر کو تعمیر کرنے والے وہ اللہ والے ہیں''۔

جیسا کہ اسے عبد بن حمید (۳۹) نے اور ابو یعلی (۴۰) نے اپنی ''مسند'' میں اور طبرانی نے ''اوسط'' (۴۱) میں امام بیہقی نے ''سُنَن'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے پس اِس کی مثل اور بھی وارد ہوئیں ہیں کہ ''أَھلُ القُرآنِ أَھلُ اللّٰہِ وَ خَاصَّۃٌ'' (۴۲) سے ہیں۔

اور کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ یہ سب مطلقاً کبائر سے پاک ہو گئے تو کہنے والے کا یہ

۳۷۔ سنن ابن ماجہ میں یہ روایت ہمیں نہیں ملی۔

۳۸۔ یہ میر بادشاہ کا استدلال ہے۔

۳۹۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید، مسند أنس بن مالك، برقم: ۱۲۹۱، ص ۳۸۷

۴۰۔ مسند أبی یعلی، مسند أنس بن مالكْ، ثابت البنائی عن أنس

۴۱۔ المعجم الأوسط، للطبرانی، من اسمه إبراهیم، برقم: ۲۵۰۲، ۵۸/۲۔أیضاً مجمع الزّوائد، کتاب الصّلوۃ، باب لزوم المساجد، برقم: ۲۰۳، ۱۰۲/۲۔ أیضاً کنز العمّال، کتاب الحجّ و العمرۃ، باب فی فضائل الحجّ إلخ، برقم: ۱۱۷۸۸، ۴/۵/۳۔ أیضاً کشف الأستار، کتاب الصّلوٰۃ، باب فی عمار المساجد، برقم: ۴۳۳، ۲۱۷/۱

۴۲۔ سنن ابن ماجۃ، المقدمۃ، باب فضل من تعلّم القرآن و علمه، برقم: ۲۱۵، ۱۳۱/۱۔ أیضاً تحفۃ الأشراف، من مسند أنس بن مالك، بدیل بن میسرۃ العقیلی عن انس، برقم: ۲۶۱، ۹۸/۱

کہنا کہ کیا جس پر کبیرہ گناہ ہوں وہ اہل اللہ ہوسکتا ہے'' باطل ہو گیا۔

اور جب کہ اس حدیث کا معنی کہ

''جب تو کسی حاجی سے ملے تو اُس کو سلام کر اور اُس سے مصافحہ کر اور اُس سے عرض کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا کرے قبل اِس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو بے شک وہ تیرے لئے مغفرت کا سبب ہوگی''۔

جیسا کہ اسے احمد نے اپنی ''مسند'' (٤٣) میں روایت کیا، پس اس کا معنی ہے کہ وہ فی الجملہ مغفور لہ ہے ورنہ فی الجملہ اُس سے گناہ کا ارتکاب ہونا متصور ہوتا ہے رجوع کے بعد دوبارہ گناہ میں ملوث ہونے سے قبل (وہ مغفور لہ ہے) پس حدیث اپنے اطلاق پر نہیں۔

اور رہا حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول کہ ''حضور علیہ السلام کا فرمان ''رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ'' اس کا ظاہر صغیرہ و کبیرہ کی معافی ہے اور (حقوق العباد سے) چھوٹے موٹے اعمال کی بھی معافی ہے۔

اور یہ عباس بن مرداس کی حدیث کے بہت زیادہ قوی شواہد میں سے ہے جو کہ اس سے واضح ہے اور اس کے لئے شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو ''تفسیر طبری'' (٤٤) میں ہے، (٤٥) پس وہ جس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ ظاہر ہے'' (یعنی یہ حدیث ظاہر ہے) لیکن اس سے وہ حدیث معارض ہے جو حقوق العباد میں وارد ہوئی کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ ادا نہ کر دیئے جائیں چاہے حقیقتاً ہوں یا حکماً جیسا کہ ہم نے پہلے ثابت کیا اور مزید اس کا بیان آگے آئے گا، باوجودیکہ اہل السنۃ کا مذہب ہے کہ شرک کے سوا سب اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے (٤٦) اور یہ کلام کرنا کہ

٤٣۔ مسند الإمام احمد بن حنبل، تتمة مسند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنها، ١٢٨/٢

٤٤۔ جامع البیان عن تأویل آی القرآن المعروف بتفسیر الطّبری، سورة النساء، الآیة: ٤٨، برقم: ٧٦٩٥، ١٥٩/٤

٤٥۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الحجّ، باب فضل الحج المبرو، برقم: ١٥٢١، تحت متن الحدیث رجع کیوم إلخ، ٤٨٨/٣/٤

٤٦۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ﴿و یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨/٤)

مغفرت یقینی ہے یہ تو ائمہ کے قواعد کے منافی ہے۔

ہاں، دلالتِ ظاہرہ سے معافی کے عموم سے اُمید کا غالب ہونا یہ اخذ کیا جا سکتا ہے اور باقی رہا امام ابن ہمام کا قول جو ''فتح القدیر'' (۴۷) شرح ہدایہ میں ہے صاحب ہدایہ کے قول کے قریب ہے کہ حضور علیہ السلام نے اِس مَوقف (۴۸) میں اُمت کے لئے بہت دعا کی تو سب قبول ہوئیں سوائے خون اور مظالم (ظلم) کے۔

اور بے شک اس کو ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' (۴۹) میں عبد اللہ بن کنانہ ابن عباس بن مرداس سے روایت کیا کہ اُن کے والد نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لئے عرفہ کی رات دعا فرمائی تو ارشاد ہوا کہ ''بے شک میں نے ان کو معاف کر دیا سوائے ظلم کے، بے شک میں مظلوم کے لئے ظالم کے اعمال سے (حصہ) دلواؤں گا''۔

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''اے ربّ! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے تو عرفہ کی رات کوئی ارشاد نہ ہوا۔ پس مزدلفہ کی صبح دعا کا اعادہ فرمایا تو دعا قبول ہوگئی''۔ کہا کہ پھر حضور علیہ السلام ''ہنسے'' یا کہا کہ ''مسکرائے''، تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''میرے ماں باپ آپ پر قربان''! اِس ساعت میں آپ مسکرا رہے تھے کہ جس میں آپ مسکراتے نہیں ہیں، (کیا چیز تھی جس نے آپ کو ہنسایا) ''اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا (مسکراتا) رکھے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ کے دشمن ابلیس (لعنۃ اللہ علیہ) نے جب جانا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری اُمت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اٹھائی اور اپنے سر پر ڈالتے ہوئے ''واویلاہ'' (۵۰) ہلاک ہوگیا ہلاک ہوگیا کہنے لگا تو مجھے اس کی جزع (گریہ وزاری) نے ہنسایا۔

اس روایت کو ابن عدی (۵۱) نے روایت کیا اور کنانہ سے علت بتائی اور اس کو امام

۴۷۔ فتح القدير، كتاب الحجّ، باب الإحرام، تحت قوله: فاستحيب له إلخ، ۲/۳۷۴

۴۸۔ یہاں موقف سے مراد عرفات ہے جیسا کہ آئندہ سطور میں مذکور حدیث شریف سے واضح ہے۔

۴۹۔ سنن ابن ماجة، كتاب المناسك، باب الدعاء بعرفة، برقم: ۳۰۱۳، ۳/۴۷۲

۵۰۔ یہ وہ شخص کرتا ہے جس کو شدید حزن پہنچا ہو۔

۵۱۔ الكامل في ضعفاء الرجال، من اسمه كنانة، ۱۰/۱۶۰۸، كنانة بن عباس بن مرداس،

بیہقی نے روایت کیا ہے، اور فرمایا کہ اِس حدیث کے لئے کثیر شواہد موجود ہیں جس کو ہم نے کتاب ''الشعب'' (۵۲) میں ذکر کیا ہے اگر یہ حدیث شریف اپنے شواہد کے ساتھ ''صحیح'' ہو تو اس میں حجت ہے اور اگر ''صحیح'' نہ ہو تو پس تحقیق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ یَغفِرُ مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (۵۳)

اور بندوں کے ایک دوسرے پر (گناہ میں) شرک سے کم ہیں۔ انتھی

پس میں کہتا ہوں بے شک بخاری (۵۴) و ابن ماجہ (۵۵) نے اِس حدیث کے دو راویوں کو ضعیف قرار دیا ہے، ابن جوزی (۵۶) نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس میں عبدالعزیز منفرد ہیں ان میں سے کسی نے موافقت نہیں کی، ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ تو ہم و گمان کی

۵۲۔ الجامع لشعب الإیمان، الباب الثامن من شعب الإیمان، فصل فی الفصاص من المظالم، برقم: ۳۴۰، ۵۲۴/۱

۵۳۔ النساء: ۴۸/۴، اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے (کنز الایمان)، صدر الافاضل بدرالمماثل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں، معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گناہگار مرتکب کبائر ہو اور بے توبہ بھی مرجائے تو اس کے لئے خلود (ہمیشگی) نہیں، اس کی مغفرت اللہ کی مشیت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے، پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے (خزائن العرفان)

۵۴۔ کتاب التاریخ الکبیر، باب الکاف، باب کنانۃ، برقم: ۱۰۳۵۳/۱۰۱۵، ۱۱۹/۷۔ أیضاً تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، کنانۃ بن عباس بن مرداس السلمی، برقم: ۴۹۹۸، و قال المزی، قال البخاری و لم یصح، ۲۲۶/۲۴۔ أیضاً کتاب الضّعفاء الکبیر للعقیلی، برقم: ۱۵۶۳، کنانۃ بن عباس إلخ، حدثنی ادم قولہ: سمعت البخاری، قال البخاری: و لم یصحّ، ۱۰/۴ ملخصاً۔ أیضاً الترغیب و الترھیب، کتاب الحجّ، باب الترغیب فی الوقوف بعرفۃ و المزدلفۃ إلخ، برقم: (۱۸۰۱)۔۵، (۱۸۰۲)۔ ۶، ۱۰۰/۲، امام منذری نے بھی آیت کریمہ تک امام بیہقی کے حوالے سے اس حدیث کی جرح و تعدیل بیان کی۔

۵۵۔ سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسك، باب الدّعاء بعرفۃ، برقم: ۳۰۱۳، ۴۷۲/۳

۵۶۔ کتاب الموضوعات، لابن الجوزی، کتاب الحجّ باب عموم المغفرۃ للحاج، ۱۲۷/۲، ابن جوزی کا یہ کلام اس باب میں حدیث اول کے تحت مذکور ہے، مصنف علیہ الرحمہ کو نقل میں غالباً وہم ہوا ہے، حدیث دوم مصنف کی ذکر کردہ حدیث ہے جس میں عبداللہ بن کنانہ ہے جس کے بارے میں ابن جوزی کا کلام یہ ہے: و اما الحدیث الثانی فقال ابن حبان، کأنہ منکر الحدیث جداً فلا ادری التخلیط منہ أو من ابن الخ

بنیاد پر حدیث بیان کرتے ہیں تو اُن سے حُجت پکڑنا باطل ٹھہرا۔

پھر ظاہر کی یہ حدیث کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی امت کے لئے دعا فرمائی مطلقاً بغیر کسی قید کے کہ اُس نے حضور علیہ الصّلوٰۃ السّلام کے ساتھ حج کیا ہے یا نہیں پس روایت کی صحت پر اُمت کے بعض لوگوں کے گُناہوں پر محمول ہے جیسا کہ احادیث آئی ہیں، وہ متواترہ سے قریب تر ہیں۔

اِس اُمت کے بعض گُناہگار جہنم کے عذاب میں ایک مدّت تک ڈالے جائیں گے پھر شفاعت کے سبب نکالے جائیں گے، اس وضاحت سے وہ مناقضہ، جو حافظ المنذری (۵۷) نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان الثوری سے، انہوں نے الزبیر بن عدی سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا دُور ہو جاتا ہے، فرمایا:

حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام نے عرفات میں وُقوف فرمایا اور قریب کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو، فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔

پس حضرت بلال کھڑے ہوئے، اور کہا کہ حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کی بات سماعت کرنے کے لئے خاموش ہو جاؤ تو لوگ خاموش ہو گئے، پس حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا:

"اے لوگوں کے گروہ! میرے پاس ابھی ابھی جبرئیل تشریف لائے تھے پس میرے ربّ کی طرف سے مجھے سلام پیش کیا اور کہا، بے شک اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ نے اہلِ عرفات اور اہلِ مزدلفہ کی بخشش فرمادی اور لاحقات کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیا"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ فرمایا کہ "یہ تمہارے لئے ہے اور قیامت تک تمہارے بعد جو بھی آئے اُس کے لئے ہے"۔

تو (یہ ارشاد سُن کر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے ربّ کی طرف سے بھلائیاں کثیر ہیں اور بہت اچھی بھی ہے۔

پس یہ بظاہر عموم مدّعیٰ پر دلالت کرتی ہیں لیکن دلائل کو جمع کرے ہوئے یہ تمام لوگوں کی مغفرت پر محمول ہو سکتی ہے۔ باوجود اس کہ اس میں اہلِ وقوف عرفہ میں ہر فرد پر دلالت نہیں ہے خاص طور پر جن پر اللہ کے حقوق کی ادائیگی باقی ہو یا ممکنہ طور پر نفس کے

۵۷۔ الترغیب و الترهیب، کتاب الحجّ، باب الترغیب فی الوقوف بعرفة و المزدلفة إلخ، برقم: (۱۸۰۳)۔۷، ۲/ ۱۰۰

حقوق العباد میں کوتاہی پر مرتکب ہوا ہو یا اہل بلاد سے کئی واقعات میں (محرمات کو) حلال کرنے کا خواستگار رہو تو یہ اس مسئلہ میں نص واقع نہیں ہوگی، تو ان روایتوں کو جمع و تطبیق کرتے ہوئے مناسب یہی ہے کہ تبعات سے مراد صغیرہ گُناہ لئے جائیں۔

اور بے شک علامہ تورپشتی جو کہ ہمارے اماموں میں سے ہیں (رحمہم اللہ) اپنی کتاب ''شرح مصابیح'' (۵۸) میں فرماتے ہیں ''إِنَّ الإِسُلَامَ يَهُدِمُ مَا كَانَ قَبلَهُ مُطُلَقاً'' یعنی، بے شک اسلام مٹا دیتا ہے جو کچھ اس (اسلام) سے قبل کسی نے کیا، مطلقاً ظلم ہو یا اس کے سوا صغیر ہو یا کبیرہ۔ اور ھجرۃ و حج بے شک یہ دونوں مظالم کو نہیں مٹاتے اور پس ان میں ہم قطعی طور پر اُن کبائر کے غفران کی بخشش کی بات کرتے ہیں جو بندے اور اُس کے مولا کے درمیان ہوں، پس حدیث محمول ہوگی:

إِنَّ الإِسُلَامَ يَهُدِمُ مَا كَانَ قَبلَهُ، وَ إِنَّ الهِجرَةَ تَهُدِمُ مَا كَانَ قَبلَهَا، وَ إِنَّ الحَجَّ يَهُدِمُ مَا كَانَ قَبلَهُ (۵۹)

یعنی، بے شک اسلام مٹاتا ہے جو ما قبل واقع ہوا اور بے شک ہجرت مٹاتی ہے جو پہلے صدور ہوا اور بے شک حج مٹاتا ہے جو پہلے کیا۔

(یعنی یہ حدیث شریف) چھوٹے گُناہوں کے مٹنے پر محمول ہے اور احتمال ہے کہ یہ دونوں کبیرہ کو بھی مٹا دیتے ہوں جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں بشرطِ توبہ، ہم نے یہ باتیں اُصول دین میں جانی بھی ہیں پس ہم نے مجمل کو مفصّل کی طرف پھیر دیا اور شارحین کا اِس پر اتفاق بھی ہے۔

اور ایک اور شارح نے جو کہ ہمارے علماء سے ہیں فرمایا بے شک اسلام مٹا دیتا ہے جو کچھ ما قبل ہوا کُفر و عصیان سے اور جو کچھ مُرتّب ہوا سزاؤں وغیرہ سے جو کہ اللہ کے حقوق تھے۔ جب کہ حقوق العباد پس وہ حج و ھجرۃ ساقط نہیں ہوتے اور اِس پر اجماع ہے۔

۵۸۔ کتاب الميسّر فی شرح مصابيح السنّة، کتاب الإيمان، برقم: ۲۶، ۱/۴۴

۵۹۔ الترغيب و الترهيب، کتاب الحجّ، باب الترغيب فی الحجّ و العمرة، برقم: (۱۶۸۸)۔۴، ۲/۷۰۔ أيضاً صحيح مسلم، کتاب الإيمان، باب کون السلام يهدم ما قبله إلخ، برقم: ۱۹۲/۲۳۶۔ (۱۲۱)، ص۷۸۔ أيضاً صحيح ابن خزيمة، کتاب المناسك، باب ذکر البيان أن الحجّ يهدم الخ، برقم: ۲۵۱۵، ۲/۱۲۰۳

اور اسی طرح قاضی عیاض (٦٠) سے بھی منقول ہے ''بے شک صرف صغیرہ گناہوں کا معاف ہونا اہلِ السُّنۃ کا مذہب ہے اور کبائر نہیں مٹائے جاتے مگر توبہ سے، یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے، اس کو علامہ ابن حجر مکی نے بھی ذکر کیا ہے۔

اور علامہ ابن عبد البر نے فرمایا ''گناہوں کی تکفیر (مٹایا جانا) صغائر کے ساتھ خاص ہے'' اور فرمایا ''جس نے (صغائر کے ساتھ) کبیرہ گناہوں کو شامل کیا اُس نے غلط کیا'' اِسی طرح امام سیوطی (٦١) نے ''حاشیۃ البخاری'' میں ذکر کیا۔

اور رہی وہ بات کہ جس کو حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے حج میں علماء کے اختلاف سے ذکر کی کہ حج صغیرہ و کبیرہ تمام گُناہوں کو مٹا دیتا ہے یا صرف صغیرہ گُناہوں کو اور حقوق العباد ساقط ہوتے ہیں یا نہیں؟ (٦٢) تو مناسب یہ ہے کہ اس اختلاف کو بعض کبائر پر محمول کیا جائے اور حقوق العباد کی کسی ایک قسم پر جیسا کہ ہم نے تفصیلی طور پر بیان کیا۔ تا کہ مقام اجماع میں نزاع اٹھ جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سب کو اپنے مغفورین میں سے کر دے اور سلام ہو مُرسلین (رسولوں کی جماعت) پر اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جو مالک سارے جہان والوں کا۔

تمت بحمد اللہ و بعونہ

و صلی اللّٰہ علی خیر خَلقِہٖ سیدنا محمد و آلِہٖ و أصحابہ أجمعین

٦٠۔ إکمال المعلّم بفوائد مسلم، للقاضی عیاض، کتاب الطّھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، برقم: ٣٢۔ (٢٤٤)، تحت الحدیث: فغسل وجھہ خرج من وجھہ إلخ، ٤١/٢

٦١۔ التوشیح علی الجامع الصحیح میں فقیر نے نہ پایا البتہ امام سیوطی علیہ الرحمہ کا حاشیہ جو مسلم پر ہے بنام الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج (کتاب الحجّ، باب فی فضل الحجّ و العمرۃ یوم عرفۃ، برقم: (٣٢٧٨) ٤٣٨۔ (١٣٥٠)، ٣٦٠/٣) کے تحت بحوالہ امام قرطبی علیہ الرحمہ نظر آیا جو قدرے تغیر کے ساتھ مَرقوم ہے۔ علاوہ ازیں اسی کے کتاب الطھارۃ (باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، ٤٠٧/١) میں امام سیوطی علیہ الرحمہ کا قول جو اس مسئلہ میں ملا علی القاری علیہ الرحمہ کے قول کو تقویت دیتا ہے وہ یہ ہے کہ تحریك الرأس استھزاء بالمسلم لکن فی تکفیرہ بالوضوء وقفہ لأنہ حق ادمیّ و ربما تکون کبیرۃ و الوضوء لا یکفر إلا الصغائر، یعنی مسلمان کی ہتک کرتے ہوئے سر کو ہلانا (جو کہ گناہ ہے اور حقوق العباد سے متعلق ہے) لیکن اس کی معافی کو موقوف رکھا گیا ہے کیونکہ یہ آدمی کا حق ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور وضو نہیں مٹاتا مگر صغیرہ گناہوں کو۔

مآخذ ومراجع

☆ **الأوامر و النواهی**، للإمام الحسین بن المبارك بن یوسف الموصلی (ت۷۴۲ھ)، تحقیق: محمد حسن محمد حسن إسماعیل الشافعی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۸م

☆ **إتقانُ مایَحسُن** مِنَ الأخبار الواردة عَلَى الألسُن۔ للغزی، نجم الدّین محمد بن محمد بن محمد (۱۰۶۱ھ)، علّق علیه الدّکتور یحیٰ مراد، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۵۲ھ۔۲۰۰۴م

☆ **الإحُسَان** بتَرتِیب صَحِیح ابن حبان، رتّبه الأمیر علاؤالدین علی بن بلبان الفاسی (ت۷۳۹ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیّة ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۴م

☆ **إکمال المعلّم** بفوائد مسلم، للإمام أبی الفضل عیاض بن موسیٰ عیاض (ت۵۴۴ھ)، تحقیق الدکتور یحییٰ اسماعیل، دار الوفاء المنصوره، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م

☆ **أنوار الحُجج** فی أسرار الحِجج، تحقیق أحمد الحجی الکردی، دار البشائر الإسلامیة، بیروت، ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م

☆ البدر **الطّالع** بمحاسن من بعد القرن السّابع، للشّوکانی، محمد بن علی بن محمد (ت۱۲۵۰ھ)، دار ابن کثیر، بیروت، الطّبعة الثانیة ۱۴۲۹ھ۔ ۲۰۰۸م

☆ **التّاج المکلّل** من جواهر مآثر الطراز الآخر و الأوّل، لأبی طیّب، صدیق بن حسن القنوجی (ت۱۳۰۷ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م

☆ **تُحفَةُ الأشرَاف** بمعرفة الأطراف۔ للمُزّی، الحافظ جمال الدّین أبی الحجّاج یوسف بن عبد الرّحمٰن (ت۷۴۲ھ)۔ تعلیق عبدالصّمد شرف الدّین، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

☆ **الترغیب و الترهیب**، للإمام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری، تحقیق: سعید محمد اللحام، دار الفکر، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

☆ **تفسیرُ الطّبری**۔ لابن جریر، الإمام أبی جعفر محمد بن جریر(ت۳۱۰ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الرّابعة ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م

☆ **تفسیرُ القُرطبی**= الجامع لأحکام القران۔

☆ **تهذیب الکمال** فی أسماء الرجال، للحافظ المتقن جمال الدین أبی الحجاج یوسف المزنی (ت۷۴۲ھ)، حققه و علق علیه الدکتور بشار عدّاد معروف، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۳ھ۔ ۱۹۹۲م

☆ **الجَامعُ الصَّحِیح** هو سُنَن التّرمذی۔ للإمام أبی عیسی محمد بن عیسی التّرمذی (ت۲۷۹ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

☆ الجَامِعُ لِشُعَبِ الإيمان۔ للبيهقى، الإمام أبى بكر أحمد بن الحسين الشّافعى (ت٤٥٨ھ)، تحقيق الدّكتور عبد العلى عبد الحميد حامد، مكتبة الرُّشد،الرّياض، الطّبعةالأولىٰ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ حاشية السيوطى على السنن النّسائى، للإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (ت٩١١ھ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٩م

☆ خزَائِنُ العِرفان۔ لصدر الأفاضل، السّيّد محمد نعيم الدّين الحنفى (ت ١٣٦٧ھ)، المكتبة الرّضوية، كراتشى

☆ خلاصة الأثر فى أعيان القرن الحادى عشر، لمحمد بن فضل الله المحبّى، دار صادر، بيروت

☆ الديباج على صحيح مسلم بن الحجّاج، للحافظ جلال الدين عبد الرحمٰن بن أبى بكر السيوطى (ت٩١١ھ)، اعتنى بالديباج محمد عدنان درويش، شركة دار الأرقم، بيروت

☆ سُنَن إبن مَاجَة۔ للإمام أبى عبد اللّٰه محمد بن يزيد القَزوِينى (ت٢٧٣ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت،الطّبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ۔١٩٩٨م

☆ سُنَن التّرمذى، للإمام أبى عيسى محمد بن عيسى التّرمذى (ت٢٧٩ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔٢٠٠٠م

☆ السنن الصّغرىٰ، للإمام الحافظ-أبى بكر أحمد بن الحسين ابن على البيهقى (ت٤٥٨ھ)، تخريج و تحقيق خليل مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

☆ السنن الصّغير، للإمام الحافظ أبى بكر أحمد بن الحسين ابن على البيهقى (ت٤٥٨ھ)، دار الوفاء للطباعة و النشر و التوزيع، مصر، الطبعة الأولىٰ ١٤١٠ھ۔ ١٩٨٩م

☆ سُنَنُ النّسائى۔ للإمام أبى عبد الرّحمن أحمد بن شعيب الخُرَاسَانى (ت٣٠٣ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٤ھ ۔ ٢٠٠٣م

☆ الشّذرة فى الأحاديث المشتهرة۔ لابن طُولُون، أبى عبداللّٰه محمد بن على بن محمد الصّالحى (ت٩٥٣ھ)، تحقيق كمال بن بسيونى زغول، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٣ھ۔١٩٩٣م

☆ شرح صحيح مسلم۔ للنّووى، الإمام أبى زكريا يحى بن شرف الشّافعى (ت ٦٧٦ھ)، تحقيق محمد فواد عبدالباقى، دارالكتب العلمية، بيروت،١٤٢١ھ۔٢٠٠٠م

☆ صَحِيْحُ ابن خُزيمَة، للإمام أبى بكر محمد بن إسحاق بن خُزيمَة النّيسابُورى (ت٣١١ھ)، تحقيق وتعليق الدّكتور محمد مصطفىٰ الأعظمى، المكتب الإسلامى، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ صَحِيْحُ البُخَارِىُ۔ للإمام أبى عبد اللّٰه محمد بن إسماعيل الجُعفى (ت٢٥٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩١م

☆ صَحِيْح مُسلِم۔ للإمام أبى الحسين مسلم بن الحجاج القشيرى (ت٢٦١ھ)،

دارالأرقم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۱م

☆ **طرب الأماثل** بتراجم الافاضل، للعلامة محمد عبد الحی اللکنوی (ت ۱۳۰۴ھ)، المکتبة الحنفیة، باکستان

☆ **الضُّعَفاءُ الکَبیر۔** للعُقَیلی، الحافظ أبی جعفرمحمد بن عمر المکّی (ت ۳۲۲ھ)، تحقیق الدّکتورعبدالمُعطِی أمین قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴م

☆ **فَتْحُ البَاری** شرح صحیح البخاری۔ للعسقلانی، الحافظ أحمد بن علی بن حجر الشّافعی (ت ۸۵۲ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالعزیز بن عبداللّٰه، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّالثة ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۰م

☆ **فتح القدیر** لابن الهمام، الإمام کمال الدّین محمد بن عبد الواحد الحنفی (ت ۸۶۱ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعه الأولیٰ ۱۴۱۵ھ - ۱۹۹۵م

☆ **قوۃ الحجّاج** فی عموم المغفرۃ للحجاج، للإمام الحافظ ابن حجر العسقلانی (ت ۸۵۲ھ)، دار القبلة للثقافة الإسلامیة، جدۃ ، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۳ھ - ۱۹۹۳م

☆ **فِرْدُوْسُ الْأَخبَار** بمأثورالخطاب المخّرج علی کتاب الشّهاب۔ للدّیلمی، الحافظ شیرویه بن شهردار بن شیرویه (ت ۵۰۹ھ) ، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م

☆ **الفوائد البهیّة** فی تراجم الحنفیّة، للعلاّمة محمد عبد الحی اللکنوی (ت ۱۳۰۴ھ)، المکتبة الحنفیة، باکستان

☆ **الکَامِل** فی ضعُفَاء الرِّجال۔ لابن عدی، الحافظ أبی أحمد عبداللّٰه الجرجانی (ت ۳۶۰ھ)، تحقیق الشّیخ عادل أحمد والشّیخ علی محمد معوّض، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م

☆ **کتابُ التّاریُخ الکبیر۔**للبُخاری، الإمام محمد بن إسماعیل الجُعفی (ت ۲۵۶ھ)، تحقیق مصطفیٰ عبد القادرأحمد عطا، دار الکتب العلمیّة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱م

☆ **کتاب المیسّر** فی شرح مصابیح السنّة، للإمام أبی عبد الله فضل الله بن الصدر الإمام السعید تاج الملة و الدّین الحسن التوربشی (ت ۶۶۱ھ)، تحقیق: دکتور عبد الحمید هنداوی، مکتبة نزار مصطفی الباز، الطبعة الأولیٰ ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱م

☆ **کشف الأستار** عن زوائد البزّار علی الکُتُب السِّتّة۔ للهیثمی، الحافظ نور الدین علی بن أبی بکر (ت ۸۰۷ھ)، تحقیق حبیب الرّحمٰن الأعظمی، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴م

☆ **كنزالإيمان** فی ترجمة القران، لإمام أهل السنّة، الإمام أحمد الرّضا بن نقی علی خان القادری الحنفی (ت١٣٤٠ھ)، مکتبة رضوية، کراتشی

☆ **مَجْمَعُ الزَّوَائِد** ومنبع الفوائد۔ للهيثمی، نورالدين علی بن أبی بکر المصری (ت٨٠٧ھ)، تحقيق عبد القادر عطا، دار الکتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

☆ **مجموعه** رسائل ابن عساکر، للإمام الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن بن هبة الله الشافعی المعروف بابن عساکر (ت٥٧١ھ)، تحقيق و تعليق: أبی عبد الله مشعل بن بانی الجيرين المطری، دار ابن حزم، الطبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

☆ **مُختَصر زَوَائِد مُسنَد البزّاز** علی الکُتُب السِّتَّةِ ومُسند أحمد۔ للعسقلانی، الحافظ شهاب الدّين أبی الفضل أحمد بن علی ابن حجر (ت٨٥٢ھ)، تحقيق صبری بن عبدالخالق أبی ذر، مؤسّسة الکتب الثّقافة۔ بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **المُسْنَد**، للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١ھ)، المکتب الإسلامی، بيروت

☆ **مُسْنَدأبی يعلیٰ**۔ للإمام أبی يعلی أحمد بن علی الموصلی (ت٣٠٧ھ)، تحقيق الشّيخ خليل مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

☆ **مُسنَد عبدُ بن حُميد** (المنتخب)، للإمام الحافظ أبی محمد عبد بن حُميد (ت٢٤٩ھ)، تحقيق السيّد صبيحی البدری السّامرائی ومحمود محمد خليل الصّعيدی، عالم الکتب، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م

☆ **المُعْجَمُ الأَوْسَط**۔ للطّبرانی، للإمام أبی القاسم سليمان بن أحمد (ت٣٦٠ھ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن الشّافعی، دارالفکر، ودار الکتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

☆ **المُعْجَمُ الکَبِير**۔ للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سليمان بن أحمد (ت٣٦٠ھ)، تحقيق حمدی عبد المجيد السّلفی، دارإحياء التُّراث العربی، بيروت، الطّبعة الثّانيّة١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

☆ **معجم المؤلّفين**، لعمر رضا کحالة، دار إحياء التراث العربی، بيروت

☆ **مُفيد المفتی**، للعلّامة عبد الأوّل بن العلّامة کرامت علی الصّديقی الجُونفوری الحنفی، مکتبة عثمانية، کوئتة

☆ **المقاصد الحسنة** فی بيان کثير من الأحاديث المشتهرة علی الألسنة۔ للسّخاوی، شمس الدّين محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت٩٠٢ھ)، صحّحه وعلّق حواشيه عبدالله مخمد الصدّيق، دارالکتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٠٧ھ۔ ١٩٨٧م

☆ **الموضوعات**، للإمام أبی الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی (ت٥٩٧ھ)، خرج أياته و أحاديثه، توفيق حمدن، دار الکتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣

☆ **الهِدَاية** شرح بِداية المُبتدیٰ۔ للمرغينانی، برهان الدّين أبی الحسن علی بن أبی بکر الحنفی (ت٥٩٣ھ)، تعليق محمد عدنان درويش، دارالأرقم، بيروت

نوٹ !!

☆ ...... منی آرڈر کی فیس زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ کو سہولت دی گئی ہے کہ آپ ایک منی آرڈر پر ایک سے زیادہ ممبران کی فیس ایک ساتھ بھیج سکتے ہیں۔

☆ ...... ممبر شب حاصل کرنے کے لئے علیحدہ فارم کی ضرورت نہیں، آپ اسی فارم کو پُر کر کے بھیج سکتے ہیں۔

☆ ...... زیادہ ممبران ہونے کی صورت میں اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

☆ ...... تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فارم جلد از جلد پُر کر کے روانہ کر دیں زیادہ تاخیر کی صورت میں کتاب نہ ملنے پر شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔

☆ ...... اپنا ایڈریس مکمل اور صاف تحریر کر کے روانہ کریں ورنہ ممبر شپ حاصل نہ ہونے پر ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

☆ ...... پرانے ممبران خط کے علاوہ منی آرڈر پر بھی اپنا ممبر شپ نمبر ضرور تحریر کریں۔

☆ ...... اپنا رابطہ نمبر بھی ضرور تحریر کریں۔

☆ ...... سال 2012ء کی ممبر شپ حاصل کرنے کے خواہش مند افراد دسمبر 2011ء تک اپنا ممبر شپ فارم جمع کرا دیں بصورت دیگر ممبر شپ کا حصول مشکل ہوگا۔

☆ ...... براہِ کرم منی آرڈر جس نام سے روانہ کریں، خط بھی اسی نام سے روانہ کریں تا کہ خط اور منی آرڈر کے ضائع ہونے کا امکان نہ رہے۔

محترم المقام جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) نے آئندہ سال 2012ء کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس -/100 روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کردیں تا کہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کرسکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس [illegible] موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تا کہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کردیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

فقط

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000

سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

شعبہ نشرواشاعت 021-32439799

0321-3885445

نام .... ولدیت ....

مکمل پتہ ....

....

فون نمبر .... سابقہ سیریل نمبر ....

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کرسکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔

دس 10 روزہ محافلِ محرم الحرام
بعد نمازِ عشاء فوراً صرف 30 منٹ
درسِ قرآنِ پاک
تلاوتِ قرآنِ پاک
درودِ پاک
خصوصی دعا
ان شاء اللہ تعالیٰ
یکم تا دس محرم الحرام
نوٹ: اتوار کو یہ محفل بعد نماز مغرب ہوگی۔
آیئے
نئے سال کا آغاز تلاوت و درود کے ساتھ کرتے ہیں
بمقام
نور مسجد
کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی
منجانب
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
Ph:021-32439799
Website: www.ishaateislam.net